دعوتِ اسلامی کے شب و روز

بچوں کو اچھی عادتیں سکھانے اور انہیں بری عادتوں سے دور رکھنے والی باتیں

بچوں کی اخلاقی تربیت

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center
شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز

کتاب پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دعا پڑھ لیجئے

ان شاءاللہ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(المستطرف، ج1، ص40 دارالفکر بیروت)

(اول آخر ایک بار درود شریف پڑھ لیجئے)

نام رسالہ : بچوں کی اخلاقی تربیت

تصنیف : مولانا محمد آصف اقبال عطاری مدنی

صفحات : 45

اشاعتِ اول: شوال المکرم، 1445ھ، مئی 2024ء

پیش کش : شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز، المدینۃ العلمیۃ (اسلامک ریسرچ سینٹر، دعوتِ اسلامی)

news.dawateislami.net

دعوتِ اسلامی کے شب و روز

For More Updates

news.dawateislami.net

بچوں کی
اخلاقی تربیت

تصنیف

مولانا محمد آصف اقبال عطاری مدنی

پیش کش

المدینۃ العلمیۃ، اسلامک ریسرچ سینٹر، دعوتِ اسلامی
شعبہ "دعوتِ اسلامی کے شب و روز"

فہرست

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
04	والدین اور سرپرستوں سے کچھ باتیں	01
06	دِلوں میں خوفِ خدا پیدا کریں	02
08	وَقت کی قدر کریں	03
08	ہر کام وقت پر کریں	04
10	شیڈول / ٹائم ٹیبل بنائیں	05
12	ارکانِ اسلام پر عمل کریں	06
12	نماز کی پابندی کریں	07
13	بُرے لوگوں / گندے بچوں سے دور رہیں	08
14	نیک لوگوں کے پاس بیٹھیں	09
15	بڑوں / بزرگوں کا ادب واحترام کریں	10
16	زبان کے آداب اختیار کریں	11
17	جھوٹ نہ بولیں	12
18	غیبت سے بچیں	13
19	چغل خوری نہ کریں	14
20	دل اور ذہن کو صاف رکھیں	15
21	فلمیں / ڈرامے نہ دیکھیں	16

17	مطالعہ کا شوق پیدا کریں	23
18	جرأت اور بہادری اپنائیں	25
19	لڑائی جھگڑا نہ کریں	28
20	شکریہ ادا کریں / جزاک اللہ کہیں	29
21	صاف ستھرے رہیں	30
22	کھانا طریقے سے کھائیں	31
23	سوال نہ کریں / مانگنے سے بچیں	33
24	سلام کو عام کریں	34
25	بُری عادتوں سے دُور رہیں	37
26	(01)نام بگاڑنا	37
27	(02)پیٹ کے بل سونا	38
28	(03) نقل کرنا	38
29	(04)کام چوری	39
30	(05)دانتوں سے ناخن کاٹنا	39
31	(06)گندی باتیں کرنا	40
32	(07)رات کو دیر سے سونا	41
33	(08)ہوم ورک میں دیر کرنا	41
34	(09) ننگے پاؤں رہنا	42

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دس رحمتیں نازل ہوں گی

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا یعنی جس نے مجھ پر ایک دُرُود پڑھا، اللہ پاک اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

(مسلم، ص172، حدیث:912)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

والدین اور سرپرستوں سے کچھ باتیں

محترم والدین / سرپرستو! بچے قوم کا مستقبل ہوتے ہیں .... اُنہیں اَخلاقیات سے آراستہ کرنے کا مطلب اپنے مستقبل کو سنوارنا، تابناک بنانا اور روشن کرنا ہے......... بچوں کی اچھی ترتیب اُن کے اَندر اچھی عادتوں کو پروان چڑھاتی ہے......... دینِ اسلام نے بچوں کی اَخلاقی تربیت پر خاص توجہ دی ہے......... اچھے معاشرے کی تشکیل کے اِس بنیادی کردار کو سنوارنے کی ذمہ داری والدین، سرپرستوں اور اساتذۂ کرام کو سونپی ہے......... پیشِ نظر رسالہ بچوں کو اِسلامی اَخلاقیات (Islamic Manners) سِکھانے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے .... دی گئی ہدایات کے مطابق بچوں کی تربیت کی جائے......... نیز باشعور اور بڑے بچوں کو یہ رسالہ پڑھنے اور اس کے مطابق عمل کی ترغیب دی جائے......... تو اللہ پاک کی رحمت سے ان کے دِلوں میں خوفِ خدا پیدا ہوگا......... وقت کی قدر کریں گے......... ارکانِ اسلام پر عمل ہوگا......... نماز کی پابندی کریں گے......... بُری صحبت سے بچیں گے.........بڑوں

کا ادب بجالائیں گے........زبان کی آفات جیسے جھوٹ، غیبت اور چغل خوری وغیرہ سے دور رہیں گے........ فلمیں ڈرامے اور اخلاق کو بگاڑنے والی چیزیں نہیں دیکھیں گے........اُن کے اندر مطالعہ کا شوق پیدا ہو گا........ جرأت اور بہادری اپنائیں گے .... لڑائی جھگڑے سے دور بھاگیں گے........ ان میں شکریہ ادا کرنے کی صفت پیدا ہو گی........صاف ستھرے رہیں گے........ کھانا وقت پر اور طریقے سے کھائیں گے........ دوسروں سے کچھ مانگنے سے بچیں گے........ سلام کو عام کریں گے .... نیز رسالے کی برکت سے بچوں میں پائی جانے والی بعض بُری عادتوں سے انہیں نجات ملے گی یا وہ ان سے دور رہیں گے مثلاً نام بگاڑنا........، پیٹ کے بل سونا........، نقل کرنا........، کام چوری، ....دانتوں سے ناخن کاٹنا........، گندی باتیں کرنا........، رات کو دیر سے سونا........، ہوم ورک نہ کرنا یا دیر سے کرنا........، ننگے پاؤں رہنا........، مُضرِ صحت چیزیں کھانا........ اور مسجد یا کسی کے گھر میں شرارتیں کرنا وغیرہ........ ممکن ہو تو یہ رسالہ اسکولوں اور مدارس میں رائج کیا جائے تاکہ ہمارا مستقبل روشن ہو۔

محمد آصف اقبال عطاری مدنی عفی عنہ

29 اگست 2022ء

دِلوں میں خوفِ خدا پیدا کریں

پیارے بچو! ہمارے دِلوں میں سب سے زیادہ اللہ پاک کا خوف ہونا چاہیے......... خوفِ خدا کا مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک کی بے نیازی، اس کی ناراضگی، اُس کی پکڑ اور سزا کا سوچ کر دل گھبرا جائے......... ہم مسلمان ہیں اور مسلمان کو اللہ پاک سے لازمی ڈرنا چاہیے......... اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ﴾ (پ4، اٰل عمران:175) ترجمہ: اور مجھ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو......... اور ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی ہمیں بتایا کہ جو عقلمند ہوتا ہے اور سمجھ دار ہوتا ہے وہ اللہ پاک سے ڈرتا ہے......... حضور پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: حکمت و سمجھداری کی بنیاد خوفِ خدا ہے۔ (شعب الایمان، 1/370، حدیث:743)

پیارے بچو! اللہ پاک کے نیک اور اچھے بندے ہر وقت اللہ پاک سے ڈرتے ہیں......... اسی لیے اللہ پاک کے فضل و رحمت سے وہ گناہوں اور نافرمانیوں سے بچے رہتے ہیں......... اُسی کی عبادت کرتے ہیں......... اُس کی بات مانتے ہیں......... اُس کے پیارے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی باتوں پر عمل کرتے ہیں......... یوں اُن کے دلوں میں صرف اللہ پاک کا خوف پیدا ہو جاتا ہے اور دوسرے سارے خوف ان کے دل سے نکل جاتے ہیں......... پھر وہ کسی ظالم سے نہیں ڈرتے......... اللہ پاک ایسے فرماں بردار بندوں کے متعلق ارشاد فرماتا ہے: ﴿اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ﴾ (پ1، البقرۃ:112) ترجمہ: سن لو! بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

پیارے بچو! ہمیں کیسے پتا چلے گا کہ ہم اللہ پاک سے ڈرتے ہیں؟......... تو اِس کے لیے ہم اپنے اندر چند باتوں کو دیکھ لیں تو پتا چل جائے گا کہ ہمارے دل میں خوفِ خدا پایا جاتا ہے یا نہیں......... اگر ہماری زبان پر اللہ پاک کا ذکر ہے اور زبان سے تلاوت اور دین کی باتیں

کریں اور جھوٹ، غیبت اور فضول گفتگو نہ کریں.........یوں ہی پیٹ میں حلال داخل کریں اور حرام سے بچیں،......... آنکھ سے صرف جائز چیزیں دیکھیں،.........ہاتھ کسی گناہ والے کام کی طرف نہ بڑھائیں بلکہ ان کو نیکی کے کاموں میں لگائیں.........پاؤں کو اللہ پاک کے حکم کے لیے اُٹھائیں.........اور اپنے دل میں کسی سے نفرت اور دُشمنی نہ رکھیں بلکہ ہمارے دل میں دوسروں کے لیے نرمی ہو تو سمجھ جائیں کہ ہم اللہ پاک سے ڈرنے والے ہیں۔

پیارے بچو! جو اللہ پاک سے ڈرتا ہے اُس کے لیے بہت سارے انعامات، فضیلتیں اور فائدے ہیں .... جس کے دل میں خوف خدا ہوتا ہے اُس کے لیے دو جنتیں ہیں۔ (پ27، الرحمن:46) .... آخرت میں ایسے لوگوں کے لیے کامیابی ہے۔ (پ25، الزخرف:35).........اُن کے لیے جنت کے باغ اور چشمے ہیں۔ (پ14، الحجر:45)......... اللہ پاک ایسے لوگوں کی مدد فرماتا ہے۔ (پ14، النحل:128).........خوفِ خدا رکھنے والے اللہ پاک کے پیارے اور پسندیدہ بندے ہیں۔ (پ10، التوبہ:7) .... دُنیا میں اللہ پاک سے ڈرنے والا آخرت میں بے خوف ہو گا۔ (شعب الایمان، 1/483، حدیث:777)......... خوفِ خدا والے سے ہر چیز ڈرتی ہے۔ (شعب الایمان، 1/541، حدیث:984)......... اُس کے گناہ اِس طرح جھڑتے ہیں جس طرح درخت کے پتّے جَھڑتے ہیں۔ (شعب الایمان، 1/491، حدیث:803)......... جو اللہ پاک سے ڈرتا ہے وہ سب سے زیادہ عقل مَند ہے۔ (احیاء العلوم، 4/199)......... اور وہ اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہو گا۔ (شعب الایمان، 1/478، حدیث:793)

پیارے بچو! اگر ہم نیک بننا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے دِلوں میں اللہ پاک کا خوف پیدا کرنا پڑے گا۔

وقت کی قدر کریں

پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی حضورِ اَکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: روزانہ جب سورج طلوع ہوتا ہے تو دِن یہ اعلان کرتا ہے: جو کوئی اچھا کام کرسکتا ہے تو کرلے کیونکہ آج کے بعد میں کبھی پلٹ کر نہیں آؤں گا۔ (شعب الایمان، 3/386، حدیث: 3840)

جو لوگ دنیا میں بڑے آدمی بنتے ہیں وہ اپنے ٹائم کی قدر کرتے ہیں......... وہ ہر کام کو وقت پر کرنے کے عادی ہوتے ہیں......... اپنا تھوڑا سا بھی وقت ضائع نہیں کرتے......... آج کا کام کل پر نہیں ٹالتے......... سُستی نہیں کرتے......... وہ لوگ اپنے وقت کو اللہ پاک کے ذکر میں، اُس کی عبادت میں، دُرود شریف پڑھنے میں، مطالعے اور پڑھائی میں لگاتے ہیں......... بڑا آدمی بننے کے لیے مسلسل محنت کرتے ہیں......... ایسے لوگ اپنی چھٹیوں کو بھی فضول کاموں میں ضائع نہیں کرتے......... پھر ایک وقت آتا ہے کہ یہ لوگ بڑے عالم، بڑے لیڈر، بڑے سائنس دان اور بڑے بزرگ بن جاتے ہیں......... اور پھر بڑے عرصے تک لوگ اُن کی اور اُن کے کاموں کی تعریف کرتے ہیں......... اُن کو فالو کرتے ہیں......... خوشی اور محبت سے اُن کا ذکر کرتے ہیں......... اور ایسے لوگوں کی زمانے میں مثالیں دی جاتی ہیں۔

ہر کام وقت پر کریں

پیارے بچو! آپ بھی یہ کوشش کریں کہ اسکول، ٹیوشن اور کوچنگ کے ٹائم میں صرف اپنی پڑھائی پر توجہ دیں......... ہوم ورک بھی وقت پر کریں......... جب آپ مدرسے جائیں یا قاری صاحب قرآن پاک پڑھانے گھر آئیں تو بڑے شوق کے ساتھ قاعدہ اور قرآن شریف پڑھنا سیکھیں......... کھانے کا وقت ہو تو سنت کے مطابق کھانا کھائیں......... جب فری ہوں تو کچھ کھیل کود بھی کرلیں......... مگر ایسا کھیل ہرگز نہ کھیلیں جس سے آپ

کو یا دوسروں کو چوٹ لگنے یا تکلیف پہنچنے کا خطرہ ہو......... یا ایسا کھیل بھی نہ کھیلیں جس میں بہت زیادہ وقت لگ جائے......... ویڈیو گیمز ہرگز نہ کھیلیں کیونکہ اسکرین کو مسلسل دیکھنے سے آپ کی آنکھیں خراب ہو سکتی ہیں......... پھر جب سونے کا وقت ہو تو فوراً سو جائیں......... اگر آپ رات میں دیر تک جاگتے ہیں تو یہ آپ کے لیے ہرگز اچھا نہیں .... اگر آپ کی نیند پوری نہیں ہوگی تو آپ کلاس روم میں توجہ کے ساتھ نہیں بیٹھ سکیں گے ......اور جب کچھ سمجھ نہیں آئے گا تو آپ پڑھائی سے دور ہوتے جائیں گے۔

پیارے بچو! بس آپ اپنا یہ ذہن بنالیں کہ ہر کام کو اُس کے وقت پر کرنا ہے......... پڑھائی کے ٹائم پڑھائی .... کھیل کے ٹائم کھیل .... اور آرام کے ٹائم آرام کرنا ہے......... جو لوگ اپنے وقت کی قدر کرتے ہیں وہ زمانے میں اپنا، اپنے والدین اور اپنے ملک و قوم کا نام خوب روشن کرتے ہیں......... کوئی بڑا عالِم دین بنتا ہے......... کوئی پروفیسر بنتا ہے......... کوئی بڑا ڈاکٹر بن جاتا ہے......... تو کوئی بڑا سائنس دان بنتا ہے......... اور ایسے ہی لوگ دوسروں کے لیے آسانیاں پیدا کر جاتے ہیں......... اپنے پیچھے قابل شاگرد چھوڑ جاتے ہیں......... اہم کتابیں لکھتے ہیں......... بڑے بڑے مسئلے حل کرتے ہیں......... بڑی بڑی چیزیں ایجاد کر جاتے ہیں......... اور اُن چیزوں سے بعد والے لوگ بہت فائدہ اٹھاتے ہیں......... ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفی صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: وَخَيْرُ النَّاسِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ یعنی لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو انہیں سب سے زیادہ فائدہ پہنچانے والا ہو۔ (المعجم الاوسط، 6/58)......... لہٰذا اپنے وقت کی قدر کر کے ہم بھی لوگوں کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔

پیارے بچو! اگر ہم اپنا وقت بچانا چاہتے ہیں تو ہمیں ہر کام وقت پر کرنا پڑے گا......... اور اِس کے لیے ہمیں اَپنے وقت کا شیڈول (ٹائم ٹیبل) بنانا ہوگا......... اس طرح کہ ہم اپنے

دن رات کے سارے کاموں کو وقت میں تقسیم کر دیں......... صبح اُٹھنے سے لے کر رات سونے تک کے سارے کام کس وقت پر کرنے ہیں.........جو بچے اپنے کام وقت پر کرتے ہیں وہ آگے چل کر کامیاب انسان بنتے ہیں.........اور جو بچے اپنے کام ٹائم پر نہیں کرتے وہ بعد میں پریشان ہوتے اور زندگی میں ناکام ہو جاتے ہیں۔

شیڈول/ٹائم ٹیبل بنائیں

پیارے بچو! اپنا شیڈول بنانے کے لیے سب سے ضروری بات یہ ہے کہ آپ رات کو جلدی سو جائیں......... اور کم از کم آپ کو آٹھ سے نو گھنٹے سونا چاہیے.........رات کو دیر تک فُضُول جاگنا اور صبح جلدی نہ اُٹھنا ہمارے پیارے دین ”دینِ اسلام“ میں بہت ناپسندیدہ ہے......... لہٰذا صبح جلدی اُٹھیں......... اُٹھتے ہی اللہ پاک کا شکر ادا کریں......... اب سب سے پہلے نمازِ فجر ادا کریں......... پھر کچھ تلاوتِ قرآن کریم کریں......... پھر تھوڑی سی ورزش کر لیں......... تھوڑے وقفے کے بعد مزیدار ناشتہ کریں......... اب اسکول کے لیے ریڈی ہو جائیں......... وین / سوزکی میں اسکول جانے والے بچے گاڑی کے باہر یا دروازے میں بالکل بھی نہ لٹکیں......... کیونکہ پیارے بچو! آپ کی جان بہت زیادہ قیمتی ہے......... اسکول وقت پر پہنچنے کی پکی عادت بنائیں......... اپنے ٹیچر کا لیکچر بہت توجہ کے ساتھ سُنیں.........کلاس روم میں کسی قسم کی شرارت نہ کریں......... دوسروں کی چیزیں ہرگز استعمال نہ کریں......... جب ہاف ٹائم / بریک ہو تو آرام اور سکون کے ساتھ کلاس رُوم سے باہر نکلیں......... دوسرے بچوں کو دَھکے نہ دیں......... اپنے لنچ باکس سے مزے اُڑائیں.........ہلکے پھلکے کھیل میں بھی حصہ لے سکتے ہیں......... جب اسکول سے چھٹی ہو تو بھاگ کر نہیں بلکہ اطمینان کے ساتھ اپنی گاڑی تک آئیں......... گھر پہنچ کر فوراً اپنا یونیفارم / اسکول ڈریس تبدیل کر لیں.........

ایسے کپڑے ہرگز نہ پہنیں جس میں گھٹنے کُھلے رہتے ہیں اور نہ ہی بہت زیادہ باریک کپڑے پہنیں........اب کھانا کھا کر ظہر کی نماز ادا کریں........پھر کچھ آرام کرلیں........یا اپنا ہوم ورک کریں...... قاری صاحب آجائیں تو سپارہ پڑھیں۔

عصر کا وقت ہو جائے تو نمازِ عصر ادا کریں........پھر کچھ دیر کھیل لیں........اور اگر گھر سے باہر کھیلیں تو اندھیرا ہونے سے پہلے پہلے اپنے گھر آجائیں........ کبھی بھی اکیلے گھر سے زیادہ دُور مت جائیں.......... جس کو آپ جانتے نہیں اُس سے کوئی بھی چیز لے کر نہ کھائیں اور نہ اُس کے ساتھ کہیں جائیں........ مغرب کا وقت ہو جائے تو نمازِ مغرب ادا کریں........ پھر اگر دن میں ہوم ورک نہیں کیا تھا تو اَب کرلیں ....اُس کے بعد رات کا کھانا کھائیں........ کھانا کھا کر گھر ہی میں کچھ دیر اِدھر اُدھر ٹہل لیں........ عشاء کا وقت ہو جائے تو نمازِ عشاء ادا کریں........ ہر نماز کے بعد اپنے لیے، امی ابو، بہن بھائیوں اور دوستوں کے لیے اچھی اچھی دعائیں کریں........ نماز سے فارغ ہو کر امی جان یا ابو جان سے اپنے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی سیرت یا معجزات میں سے کم از کم ایک واقعہ / ایک حدیث پاک لازمی سنیں ....یا کتاب سے دیکھ کر خود پڑھ لیں .... اسی طرح وقتاً فوقتاً صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے واقعات پڑھا یا سنا کریں .... کم از کم دس منٹ اس کام کو روزانہ دیں........ اب سونے کا وقت آپہنچا........ دانت صاف کریں اور واش روم سے فارغ ہو جائیں........ پھر اپنے بستر پر آئیں........ 33 بار سُبْحَانَ اللہ پڑھیں، 33 بار اَلْحَمْدُ للہ اور 34 بار اَللہُ اَکْبَر پڑھ لیں، پھر 12 مرتبہ دُرود شریف پڑھیں........ آخر میں سونے کی دعا ''اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْيَا'' پڑھیں اور جلدی جلدی سو جائیں ....اور میٹھی میٹھی نیند میں کھو جائیں........ کیونکہ پھر اگلی صبح جلدی اٹھنا ہے۔

ارکانِ اسلام پر عمل کریں

پیارے بچو! جس طرح کسی بلڈنگ کے ستون / پلرز ہوتے ہیں اور وہ عمارت اُن پلرز پر قائم ہوتی ہے .... اِسی طرح دینِ اسلام کے بھی پانچ پلرز ہیں جن پر دینِ اسلام کی عمارت قائم ہے......... انہی پلرز کو ارکانِ اسلام کہتے ہیں......... اگر عمارت کا ایک بھی پلر کم ہو یا کمزور ہو تو اُس عمارت کا کھڑا رہنا مشکل ہوتا ہے .... یوں ہی اسلام کے ارکان کا پورا اور مضبوط ہونا ضروری ہے .... ارکانِ اسلام کی تعداد پانچ ہے......... ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے کہ (1) تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ پاک کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ پاک کے رسول ہیں (2) نماز قائم کرو (3) زکوٰۃ ادا کرو (4) رمضان کے روزے رکھو اور (5) خانہ کعبہ کا حج کرو جبکہ تم اُس تک چل سکو......... اِن پانچ ارکان میں سے پہلا رُکن ایمان والا ہونے کے لئے شرط ہے......... اور باقی چار رُکن ایسے ہیں جن کی ادائیگی سے ایمان کامل ہوتا......... اگر آپ ابھی سے نماز اور روزے کی عادت ڈالیں گے تو بڑے ہو کر آسانی سے یہ عبادتیں ادا کر سکیں گے......... تو پھر آپ پکا ارادہ کر لیں کہ روزانہ پانچ وقت کی نماز پابندی سے ادا کریں گے......... اور جب جب رمضان شریف آئے گا تو روزے بھی رکھیں گے۔

نماز کی پابندی کریں

پیارے بچو! مسلمان پر سب سے پہلا فرض نماز ہے......... نماز دین کا ستون ہے......... نماز کامیابی کی ضمانت ہے......... نماز جنّت کی کُنجی ہے......... قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال کیا جائے گا......... نماز سارے نبیوں علیہمُ الصّلوٰۃ والسّلام نے پڑھی......... تمام صحابۂ کرام اور نیک بندے نماز کی بڑی پابندی کرتے تھے......... اگر آپ کو اچھا بچہ بننا ہے تو

نماز کو اپنے اوپر لازم کرلیں .... جیسے ہی نماز کا وقت ہو وُضو کر کے نماز ادا کریں.........نہ صرف خود نماز پڑھیں بلکہ اپنے بہن بھائیوں، امی ابو اور گھر کے دوسرے افراد کو بھی نماز کا کہتے رہا کریں......... جو بچے پابندی سے نماز پڑھتے ہیں اُن کی صحت اچھی رہتی ہے.........اُن کو بہت زیادہ سکون ملتا ہے.........اُن کا ذہن فریش رہتا ہے......... اُن کے کام اچھے طریقے سے پورے ہو جاتے ہیں.........سب سے بڑا انعام یہ ہے کہ نمازی سے اللہ پاک راضی ہوتا ہے.........اور اُسے جنت میں اللہ پاک کا دیدار ہو گا......... حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسَلَّم اُس سے خوش ہوتے ہیں .... کیونکہ نماز ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسَلَّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے.........لوگ "نمازی انسان" سے محبت کرتے اور اُس کی عزت کرتے ہیں......... نمازی کے لیے دنیا اور آخرت میں فائدے ہی فائدے ہیں۔

بُرے لوگوں / گندے بچوں سے دور رہیں

پیارے بچو! جو شخص جس طرح کے لوگوں کے ساتھ رہتا ہے اُن جیسی عادتیں اپنا لیتا ہے.........لہٰذا کسی بھی بُرے انسان اور گندے بچے سے ہمیشہ دور رہنا چاہیے ورنہ ہمارے اندر بھی ویسی بُری عادتیں آجائیں گی.........ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسَلَّم فرماتے ہیں: اچھے انسان کے ساتھ بیٹھنے کی مثال کستوری والے کی طرح ہے یا تو تم اُس سے کستوری خرید لو گے یا پھر تمہیں اُس کی خوشبو پہنچے گی اور بُرے انسان کے ساتھ بیٹھنے کی مثال بھٹی والے کی طرح ہے یا تو اُس کی بھٹی تمہارا جسم یا کپڑے جلا دے گی یا تمہیں اُس کی بدبو پہنچے گی۔(بخاری، حدیث:2101)......... جو بچے گالی دیتے ہیں .... جھوٹ بولتے ہیں.........گندی باتیں کرتے ہیں......... فضول گفتگو کرتے ہیں......... دوسروں کی پیٹھ پیچھے بُرائی کرتے ہیں.........چُغل خوری کرتے ہیں......... فلمیں ڈرامے دیکھتے ہیں......... آوارہ گھومتے پھرتے رہتے ہوں.........اپنا زیادہ تر

وقت کھیل کود میں گزار دیتے ہیں......... اپنی پڑھائی پر بالکل بھی توجہ نہیں دیتے......... ہوم ورک نہیں کرتے......... اکثر وقت ویڈیو گیمز میں لگے رہتے ہیں......... بڑوں اور بزرگوں کی بات نہیں مانتے .... دوسروں کے ساتھ بدتمیزی کرتے ہیں ....بُرے طریقے اور بُرے اخلاق کے ساتھ پیش آتے ہیں......... اور اپنے والدین کی بات بھی نہیں مانتے......... تو اس طرح کے گندے بچوں کے ساتھ ہرگز دوستی نہ کریں......... بلکہ اُن سے دور رہیں...... ورنہ آپ بھی اُن جیسے ہو جائیں گے اور سچے / اچھے / بڑے آدمی نہیں بن سکیں گے۔

نیک لوگوں کے پاس بیٹھیں

پیارے بچو! جس طرح بُروں کی صحبت / دوستی بُرا بنا دیتی ہے اِسی طرح اچھوں کی صحبت اچھا بنا دیتی ہے......... تو ہمیں اچھے دوستوں / اچھے بچوں کے ساتھ رہنا چاہیے......... جو نیک ہوں اور نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہوں .... نماز پابندی سے پڑھتے ہوں......... جن کے اَخلاق اچھے ہوں ....جو صاف ستھرے رہتے ہوں .... اچھی باتیں کرتے ہوں......... ہمیشہ سچ بولتے ہوں .... دوسروں کی ہیلپ کرتے ہوں......... ٹیچرز کی بات مانتے ہوں......... اپنے ماں باپ کا ادب کرتے ہوں......... اُن کے کہنے پر چلتے ہوں .... بڑوں کی عزت اور احترام کرتے ہوں .... اپنی پڑھائی پر پوری توجہ دیتے ہوں......... ہوم ورک بھی روز کرتے ہوں ....پڑھائی کے وقت پڑھائی اور کھیل کے وقت کھیل میں حصہ لیتے ہوں .... جھوٹ نہ بولتے ہوں......... ہمارے پیارے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے اور جھوٹ بولنا گناہ ہے اور گناہ دوزخ میں لے جاتا ہے۔(مسلم، حدیث:2607)

بڑوں/بزرگوں کا ادب واحترام کریں

پیارے بچو! ہمارا پیارا دین "اسلام" ہمیں بڑوں کے ادب......... اور بزرگوں کے احترام کا درس دیتا ہے......... ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: جو نوجوان کسی بوڑھے کی عزت کرتا ہے تو اللہ پاک اُس کے لیے کسی ایسے کو مقرر کر دیتا ہے جو اُس نوجوان کے بڑھاپے میں اُس کی عزت کرے گا۔(ترمذی، حدیث:2029)......... تو اگر ہم آج کسی کی عزت کریں گے اور احترام کریں گے تو ہمارے بڑے ہونے پر لوگ بھی ہماری عزت کریں گے......... بڑوں میں سب سے پہلے ہمارے والدین آتے ہیں......... اگر ہمارے ماں باپ ہم سے راضی ہوں گے تو اللہ پاک بھی ہم سے خوش ہوگا......... اور والدین ناراض ہو گئے تو اللہ پاک بھی ناراض ہو جائے گا......... ہمارے والدین کا مقام اتنا بڑا ہے کہ اگر ہم محبت اور پیار کی نظر سے اُن کی طرف ایک بار دیکھیں گے تو اللہ پاک اُس دیکھنے پر مقبول حج کا ثواب عطا فرمائے گا۔(شعب الایمان، حدیث:7859)......... اور ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔(کنزالعمال، حدیث:45431)......... یعنی اگر ہم اپنی ماں کی فرماں برداری کریں گے تو ہمیں جنت ملے گی......... والدین کے علاوہ ہمیں اپنے دادا، دادی، نانا، نانی، تایا، چچا، ماموں اور بڑے بہن بھائیوں کا احترام کرنا بھی ضروری ہے......... پھر ہم ہر اُس شخص کی عزت کریں جو عمر میں ہم سے بڑا ہو......... ہمیں اپنے تمام بڑوں اور بزرگوں کا ادب کرنا ہے......... ہمارے پیارے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے ایک صحابی حضرت اَنَس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے اَنَس! بڑوں کا ادب و احترام کرو، اُن کی عزت کرو اور چھوٹوں پر شفقت کرو تو تم جنت میں میرے ساتھ رہو گے۔

(شعب الایمان، حدیث:10981)

پیارے بچو! والدین اور دیگر بڑوں کی طرح ہمیں اپنے ٹیچرز / قاری صاحب / امام صاحب / عالم صاحب اور مفتی صاحب کا بھی ادب واحترام کرنا بہت بہت ضروری ہے......... ٹیچرز ہماری روحانی تربیت کرتے ہیں......... ہمیں علم وادب سکھاتے ہیں......... قاری صاحب ہمیں سب سے عظیم اور بڑی کتاب "قرآن پاک" کی تعلیم دیتے ہیں .... امام صاحب ہمیں نماز پڑھاتے ہیں جو کہ ہم مسلمانوں پر سب سے پہلا فرض ہے......... اور عالم صاحب و مفتی صاحب ہمیں دین کے مسائل بتاتے ہیں......... ہماری دینی اُلجھنیں دور کرتے ہیں .... اور زندگی کے مشکل موڑ پر ہماری رہنمائی کرتے ہیں......... ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفی صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: علم حاصل کرو اور علم کے لیے بُردباری (صبر و تحمل) اور سکون واطمینان سیکھو اور جس سے علم حاصل کرتے ہو اُس کے سامنے عاجزی وانکساری کرو۔ (معجمِ اوسط، حدیث:6184) .... ہمیں چاہیے کہ ہم اِن علم سکھانے والوں سے نظریں جھکا کر گفتگو کریں......... اُن سے اُونچی آواز میں بات نہ کریں...... وہ بُلائیں تو جلدی جلدی حاضر ہو جائیں...... اُن کی ہر جائز بات کو فوراً مان لیں......... وہ اگر کوئی کام کہیں جو ہم کرسکتے ہوں تو ضرور کریں......... اُن کی نصیحتوں پر عمل کریں......... جہاں اپنے لیے دعا کریں وہیں اپنے والدین اور ٹیچرز کے لیے بھی دعا کریں۔

زبان کے آداب اختیار کریں

پیارے بچو! ہم وقت بے وقت بولتے رہتے ہیں......... بولنا بھی ایک فن ہے......... اور یہ سیکھنے سے آتا ہے......... وہ لوگ کامیاب رہتے ہیں جو یہ ہنر جان لیتے ہیں کہ "کہاں، کیا اور کیسے بولنا ہے؟"......... بات کرنے سے پہلے ہمیں سوچ لینا چاہیے کہ جو ہم بولنا چاہ رہے ہیں اُس میں کوئی فائدہ ہے یا نہیں......... فضول گفتگو کرنے والے بہت زیادہ نقصان اٹھاتے

ہیں......... ایسے لوگ کبھی ایسی باتیں بھی کر جاتے ہیں جس سے اللہ پاک ناراض ہو جاتا ہے......... گھر والوں کے دلوں سے عزت کم ہو جاتی ہے......... اور اچھے دوست ہم سے دُور ہو جاتے ہیں......... غلط بات زبان کرتی ہے مگر بھگتنا پورے جسم کو پڑتا ہے......... جیسے کسی کو زبان سے بُرا کہہ دیا تو جسم کی پٹائی ہو جاتی ہے......... ہمارے پیارے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: جب صبح ہوتی ہے تو انسان کے سارے اعضا زبان سے کہتے ہیں: تُو اللہ پاک سے ڈر! کیونکہ ہم تیرے ساتھ وابستہ ہیں، اگر تُو سیدھی رہی تو ہم سب سیدھے رہیں گے اور تُو ٹیڑھی ہو گئی تو ہم سب بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔(ترمذی، 4/183، حدیث:2415)......... ہمیں اپنی زَبان کو سنبھال کر استعمال کرنا چاہیے......... زبان سے اللہ پاک کا ذکر کریں......... کلمہ شریف کا ورد کریں......... دُرود شریف اور نعتیں پڑھیں......... اپنے سبق کو دہرائیں......... سورتیں اور دعائیں یاد کریں......... اچھی اچھی گفتگو اور پیاری پیاری باتیں کریں......... اسکول کی اسمبلی میں **"لب پہ آتی ہے دُعابن کے تمنا میری"** پڑھیں......... جوش و خروش کے ساتھ قومی ترانہ پڑھیں۔

جھوٹ نہ بولیں

پیارے بچو! بہت سارے گناہوں کا تعلق ہماری زبان سے بھی ہے......... لہٰذا ہمیں ایسے تمام گناہوں سے اپنی زبان کی حفاظت کرنی ہے......... جھوٹ، چُغل خوری، غیبت، گالی گلوچ، جھوٹی قسم وغیرہ گناہ زبان ہی سے ہوتے ہیں......... جھوٹ بولنا سخت گناہ کا کام ہے......... بہت ساری حدیثوں میں جھوٹ بولنے کو بُرا کہا گیا ہے......... جھوٹ کے نقصانات بیان فرمائے گئے ہیں......... کہیں فرمایا گیا: جھوٹ گناہ ہے اور گناہ دوزخ میں لے جاتا ہے۔ (صحیح مسلم، حدیث:2607)......... ایک جگہ فرمایا گیا: جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اُس کی بدبو

سے فرشتہ ایک میل دُور ہٹ جاتا ہے۔(ترمذی،حدیث:1979) .... ایک بار ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم سے عرض کی گئ: یارسول اللہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم! کیا مومن جھوٹا ہوتا ہے؟ تو ارشاد فرمایا: نہیں۔(شعب الایمان، حدیث:4812) .... پھر یہ کہ جھوٹ کے دنیاوی نقصانات بھی کافی ہیں......... جھوٹ بولنے والے پر لوگ اعتبار نہیں کرتے......... جھوٹے کی عزت کم ہوجاتی ہے .... جھوٹا شخص بہت مرتبہ ذلیل ہوتا ہے......... جھوٹے انسان سے لوگ نفرت کرتے ہیں.........اور جھوٹ کی عادت کی وجہ سے انسان بہت بار نقصان اٹھاتا ہے۔

غیبت سے بچیں

پیارے بچو! زبان سے ہونے والا ایک گناہ غیبت بھی ہے اور یہ بہت بڑا گناہ ہے......... ہمیں اپنی زبان کو غیبت سے بچانا بہت بہت ضروری ہے......... غیبت کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہم کسی کے پیٹھ پیچھے یعنی اس کی غیر موجودگی میں اُس کے متعلق ایسی بات کہیں جو اس میں موجود ہو اور اُس کو بُری لگے......... ایسا کرنا بہت بُری بات اور گناہ کا کام ہے......... قرآن پاک میں ایسا کرنے کو اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانے والا کہا گیاہے۔ (پ26، الحجرات:12) .... کیونکہ جس طرح کسی کا گوشت کاٹنے سے اُس کو تکلیف ہوتی ہے اِسی طرح کسی کی بُرائی کرنے سے اُس کے دل کو تکلیف پہنچتی ہے......... حدیثوں میں بھی غیبت سے منع کیا گیا اور اس کے نقصانات کو بیان کیا گیا ہے......... ہمارے پیارے رسول صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: آگ خشک لکڑیوں کو اتنی تیزی سے نہیں جلاتی جتنی تیزی سے غیبت بندے کی نیکیاں ختم کر دیتی ہے۔(ابن ابی الدنیا، 4/356، حدیث:54)

پیارے بچو! جس طرح غیبت کرنا گناہ کا کام ہے اُسی طرح غیبت سننا بھی گناہ ہے.........

اگر ہمارے سامنے کوئی غیبت کرے تو ہمیں چاہیے کہ اُسے مسلمان کی بُرائی بیان کرنے سے روک دیں یا اُس کی بات نہ سُنیں......... مثال کے طور پر ہم کسی کی غیر موجودگی میں اُس کے متعلق ایسے جملے ہر گز نہ بولیں اور نہ ہی سُنیں:(1)وہ بہت گندہ بچہ ہے (2)وہ دوسروں کی چیزیں چُرا لیتا ہے (3)وہ دوسروں کے پیسے / لنچ باکس چھین کر کھالیتا ہے (4)اُس کے دانت کتنے گندے ہیں (5)اُس کے منہ سے بدبو آتی ہے (6)وہ بہت بگڑا ہوا ہے (7)وہ بہت تکبر کرتا ہے (8)اُس کا دماغ خراب ہے (9)اتنا بڑا ہو گیا ہے مگر تمیز نہیں آئی (10)اُس کو جھوٹ کی عادت پڑ گئی ہے (11)وہ پڑھائی میں بہت کمزور ہے (12)وہ ماں باپ کو بہت تنگ کرتا ہے (13)وہ ہر وقت لڑتا ہی رہتا ہے (14)اُس نے جھوٹ بول کر مجھے ٹیچر سے پِٹوایا۔

چُغل خوری نہ کریں

پیارے بچو! غیبت کی طرح چغل خوری بھی ایک بڑا گناہ ہے......... آج کل بہت سارے بچے چغلی کے گناہ میں پڑے ہوئے ہیں......... چغلی اس کو کہتے ہیں کہ ایک شخص کی بات دوسرے کو اس لیے بتانا تاکہ اُن دونوں کے درمیان لڑائی جھگڑا اور اختلاف ہو جائے......... چغل خوری کے دنیا اور آخرت میں بہت سارے نقصانات ہیں......... لوگ ایک دوسرے کے دُشمن بن جاتے ہیں......... دلوں میں نفرت پیدا ہو جاتی ہے......... آپس کا پیار و محبت ختم ہو جاتا ہے......... دوستوں میں جُدائی پڑ جاتی ہے .... خاندان والے ایک دوسرے کو چھوڑ دیتے ہیں......... بھائی بھائی سے الگ ہو جاتا ہے......... چغلی کرنے والے کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے .... جنت میں داخلے سے روک دیا جائے گا......... چغل خوری کو قرآن پاک میں بُرا کام کہا گیا ہے......... جیسا کہ ایک بہت بُرے شخص ولید بن مُغیرَہ کی بُری

عادتوں کو بیان کرتے ہوئے اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ﴿هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِیۡمٍ ﴾ (پ29، القلم:11) ترجمہ کنزالایمان: بہت طعنے دینے والا بہت اِدھر کی اُدھر لگاتا پھرنے والا .... پتا چلا کہ دوسروں کو طعنے دینا اور اِدھر کی بات اُدھر لگانا یہ بہت بُرے کام ہیں اور چغل خور کتنا بُرا انسان ہوتا ہے اِس کا اندازہ حدیث شریف سے لگائیں......... ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: چغلی کھانے والے کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی میرا اس سے کوئی تعلق ہے۔ (مجمع الزوائد، حدیث:13126) .... یہ حدیث پاک تو بہت مشہور ہے کہ لَایَدۡخُلُ الۡجَنَّۃَ قَتَّاتٌ ترجمہ: چغل خور جنت میں داخل نہ ہو گا۔ (بخاری، حدیث:6056) .... اگر کوئی ہمارے سامنے چغلی کھائے تو ہمیں چاہیے کہ اُس کو روک دیں......... اور جس کے متعلق چغل خور نے بات کی ہے ڈائریکٹ اُس سے رابطہ کر کے بات کی وضاحت کر لیں ورنہ بڑا نقصان ہو سکتا ہے .... ایک عقلمند کا قول ہے: جو تمہارے سامنے کسی کی چغلی کرتا ہے وہ ضرور دوسروں کے سامنے تمہاری بھی چغلی کرتا ہو گا۔

دل اور ذہن کو صاف رکھیں

پیارے بچو! جس طرح ہم اپنے کپڑے صاف ستھرے رکھتے ہیں اُسی طرح ہمیں اپنے دلوں اور ذہنوں کو صاف رکھنا چاہیے .... ہمیں اپنے ذہن اور دل میں ہمیشہ اچھی باتیں سوچنی چاہئیں .... ذہن کو اور دل کو بُرے خیالوں سے ہمیشہ پاک رکھیں .... زندگی کا یہ اصول بنالیں کہ ہمیں اچھا دیکھنا ہے، اچھا سوچنا ہے اور اچھا کرنا ہے......... اپنے اچھے مستقبل کے بارے میں سوچیں......... اپنی تعلیم بہتر سے بہتر بنانے کے متعلق سوچیں......... امتحان میں اچھے مارکس لینے کے بارے میں سوچیں .... والدین کی خدمت کے متعلق سوچیں .... انسانوں کے کام آنے کے بارے میں سوچیں......... دینی باتوں کے متعلق سوچیں......... اپنی

آخرت کے بارے میں سوچیں .... یہ سب اچھی سوچیں ہیں .... کسی کو تکلیف دینے یا تنگ کرنے کے بارے میں نہ سوچیں......... اگر ذہن میں کوئی بُری پلاننگ چل رہی ہو تو اُسے فوراً ختم کر دیں .... گندے خیال آئیں تو فوراً اُس سے دھیان ہٹانے کی کوشش کریں......... کوئی گناہ کرنے کا دل میں آئے تو فوراً اُس خیال کو دل سے نکال دیں......... اَسْتَغْفِرُ اللہ پڑھیں .... اور اللہ پاک سے دعا کریں کہ وہ ہمارے دل سے یہ بُرا خیال نکال دے......... حدیث پاک میں ہے: اگر دل ٹھیک ہو جائے تو سارا جسم ٹھیک ہو جاتا ہے اور دل خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔(بخاری، حدیث:52)

فلمیں/ڈرامے نہ دیکھیں

پیارے بچو! ہمارا دین ہمیں شرم اور حیا کا درس دیتا ہے .... حتی کہ حدیث پاک میں حیا کو ایمان کا حصہ قرار دیا گیا ہے۔(مسلم، حدیث:50).........لہٰذا ایک مسلمان کو باحیا ہونا چاہیے......... حیا بندے میں موجود اُس وصف کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے انسان گناہوں سے دُور رہتا ہے اور نیک اعمال بجالاتا ہے......... آج کے اس دور میں سب سے زیادہ بے حیائی فلم اور ڈرامے کے ذریعے پھیلائی جارہی ہے......... جو لوگ فلمیں، ڈرامے دیکھتے ہیں اُن کی شرم اور حیا ختم ہوتی جارہی ہے......... جو بچے فلموں اور ڈراموں کے شوقین ہوتے ہیں وہ بے ادب ہو جاتے ہیں .... طرح طرح کے گناہوں میں پڑ جاتے ہیں .... گناہوں کے ساتھ ساتھ ایسے بچے پڑھائی میں بھی کمزور ہو جاتے ہیں......... ایسے بچوں کا دل پڑھائی میں نہیں لگتا......... ایسے بچوں کو بُرے بُرے خیالات آتے رہتے ہیں .... کبھی ڈراؤنے خواب آتے ہیں......... اُن کا دن رات کا شیڈول ڈسٹرب ہو جاتا ہے......... اُن کی صحت خراب ہو جاتی ہے......... نظر بھی کمزور ہو جاتی ہے......... حافظہ کمزور ہو جاتا ہے اور اُن کو بہت سی باتیں یاد نہیں رہتیں۔

پیارے بچو! فلم اور ڈرامے کے ذریعے آج غیر مسلم لوگ ہمیں ہمارے دین اور ثقافت (Culture) سے دور کر رہے ہیں .... آج فلموں وڈراموں کے ذریعے بُتوں کی پُوجا سکھائی جارہی ہے......... حالانکہ یہ شرک ہے اور اللہ پاک شرک کو بالکل بھی معاف نہیں فرمائے گا......... فلموں اور ڈراموں میں غیر اسلامی رسمیں دکھائی جاتی ہیں......... حالانکہ ایسی بہت ساری رسمیں ناجائز اور گناہ ہیں .... ہمارے دین اسلام میں اُن کی بالکل بھی اجازت نہیں .... یہ دِکھایا جاتا ہے کہ مرنے کے بعد مردے کو جلا دیا جاتا ہے......... حالانکہ اسلام میں اس کی ہرگز اجازت نہیں، یہ عمل سخت حرام ہے......... کیونکہ اللہ پاک نے انسان کی بڑی عزت و تعظیم رکھی ہے جو مرنے کے بعد بھی لازم ہے......... فلموں ڈراموں میں والدین کے ساتھ بدتمیزی دکھائی جاتی ہے .... جبکہ ہمارے دین میں ماں باپ کی عزت کرنا فرض ہے .... اِس کے علاوہ بے شمار بُرائیاں دکھائی اور سکھائی جاتی ہیں......... یوں ہی بہت سارے بچے کئی کئی گھنٹے کارٹون دیکھنے میں ضائع کردیتے......... ایسے بچے شرارتی ہو جاتے ہیں......... کارٹون دیکھ کر طرح طرح کی شرارتیں کرتے ہیں......... اور اب تو ایسے کارٹون دکھائے جاتے ہیں جنہیں دیکھ کر بچوں کے اَخلاق خراب ہورہے ہیں......... اِن چیزوں کا سب سے بڑا نقصان دین اور وقت کی بربادی ہے......... اور جو اپنا وقت برباد کرتے ہیں وہ دنیا اور آخرت کی کامیابی سے محروم رہتے ہیں۔

پیارے بچو! جب فلموں، ڈراموں اور کارٹون دیکھنے کے اس قدر نقصانات ہیں تو ہمیں اِن بُری چیزوں سے بہت دور رہنا چاہیے تاکہ ہم گندے اور شرارتی بچے بننے سے محفوظ رہیں اور ہمارا قیمتی وقت ضائع نہ ہو......... اگر ٹی وی پر کچھ دیکھنا، سننا ہو تو تلاوت قرآن پاک، نعت شریف اور اسلامی بیانات کے پروگرام دیکھیں .... مگر اس کا بھی ایک وقت

مقرر ہونا چاہیے.........بچوں کے لئے ”Kids Madani Channel“ بہت پیارا چینل ہے.........بے حیائی کو عام کرنے والے چینل ہر گز ہر گز نہ دیکھیں.........ورنہ ایک طرف دنیا میں آپ کا مستقبل تباہ ہو گا تو دوسری طرف دین اور آخرت میں نقصان اٹھانا پڑے گا۔

مطالعہ کا شوق پیدا کریں

پیارے بچو! کسی کے پاس علم جتنا زیادہ ہو گا اتنا ہی زیادہ وہ ترقی کرے گا اور عروج ملے گا.........حدیث پاک میں آتا ہے: اللہ پاک اِس علم کے ذریعے قوموں کو بلندی و برتری عطا فرماتا ہے اور اُن کو بھلائی و خیر کے معاملے میں قائد اور راہنما بنا دیتا ہے۔(الترغیب و الترہیب، 8/52) علم حاصل کرنے کے کافی ذرائع ہیں، کبھی استاد / ٹیچر سے، کبھی لوگوں سے سن کر اور کبھی کتاب کے ذریعے حاصل ہوتا ہے.........مگر زیادہ تر کتابوں ہی سے علم حاصل کیا جاتا ہے.........جو بچے اپنی اسکول بکس توجہ کے ساتھ پڑھتے ہیں اور انہیں سمجھتے ہیں تو وہ اُس علم میں ماہر ہو جاتے ہیں.........اگر آپ سمجھ کر اور توجہ کے ساتھ مطالعہ کریں گے تو آگے چل کر آپ ہی میں سے کوئی ڈاکٹر بنے گا، کوئی پروفیسر تو کوئی عظیم سائنٹسٹ.........اپنی اسکول بکس کے علاوہ اچھی اچھی اور معلوماتی کتابوں کا مطالعہ بھی کرتے رہا کریں۔

پیارے بچو! ہمارے جو بزرگ تھے وہ بہت زیادہ مطالعہ کرتے تھے.........حتی کہ ایک عالم جو خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے مشہور تھے اُن کے متعلق آتا ہے کہ وہ راستے میں چلتے ہوئے بھی مطالعہ کیا کرتے تھے تاکہ آنے جانے کا وقت ضائع نہ ہو۔(علم اور علماء کی اہمیت، ص:23).........پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ جو کہ بہت بڑے عالم اور ولی تھے، آپ سردی کی لمبی راتوں میں کئی بار عشاء کے بعد مطالعہ شروع کرتے یہاں تک کہ فجر کی اذان ہو جایا کرتی تھی۔(مہر منیر، ص79).........امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ بھی پوری پوری رات مطالعہ

کرنے میں گزار دیتے تھے۔(کچھ دیر طلباء کے ساتھ، ص135)........ امام ابوالوفاء بن عقیل رحمۃ اللہ علیہ اتنا مطالعہ کرتے تھے کہ آنکھیں تھک جایا کرتی تھیں۔(علم اور علماء کی اہمیت، ص23)

پیارے بچو! روزانہ کم از کم 30 منٹ کوئی کتاب ضرور پڑھیں........ آج جو ممالک بہت زیادہ ترقی یافتہ ہیں وہاں کے زیادہ تر لوگ روزانہ کچھ نہ کچھ ضرور پڑھتے ہیں........ اور ہمارا دین تو ہمیں پڑھنے کا بہت زیادہ درس دیتا ہے........ قرآن پاک کی پہلی وحی میں یہی حکم نازل ہوا........ فرمایا گیا: اِقۡرَاۡ یعنی پڑھو۔(پ30، العلق:1)........ اور ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ دعا کرنے کا بھی حکم دیا گیا: ﴿وَ قُلۡ رَّبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا﴾ (پ16، طٰہٰ:114) ترجمہ کنزالایمان: اور عرض کرو: اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما........ لہٰذا علم کے حصول کے لیے ہمیں زیادہ سے زیادہ مطالعہ کرنا چاہیے........ خاص طور پر حضور نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت کا مطالعہ کریں........ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے معجزات، کمالات اور فضائل پر لکھی گئی کتابیں پڑھیں .... حضراتِ صحابۂ کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کے کارناموں کا مطالعہ کریں........ اولیاء کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کے واقعات پڑھیں .... کوشش کریں کہ روزانہ سیرتِ نبوی کے کسی ایک پہلو یا ایک معجزہ یا کسی ایک صحابی یا ولی کے متعلق کچھ نہ کچھ مطالعہ ہو جایا کرے۔

پیارے بچو! علم میں ترقی و اضافے کے علاوہ مطالعے کے بہت سارے فائدے ہیں........ مطالعہ کرنے سے ایمان مزید پختہ ہوتا ہے........ عمل میں اضافے کا جذبہ ملتا ہے........ عبادت میں اضافہ ہو جاتا ہے........ انسانوں اور چیزوں کی پہچان ہوتی ہے........ کائنات میں غور و فکر کا موقع ملتا ہے........ عقل اور سمجھ بوجھ میں اضافہ ہوتا ہے........ حافظہ مضبوط ہوتا ہے........ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی گئی: حافظہ مضبوط کرنے کی دوا کیا

ہے؟ ارشاد فرمایا: کثرت سے کتابیں پڑھنا۔ (جامع بیان العلم، 2/390)......... دینی اور دنیاوی ترقی ملتی ہے......... ذہن اور سوچ کو تازگی حاصل ہوتی ہے......... نِت نئی باتیں سیکھنے کو ملتی ہیں......... دنیا میں بسنے والے لوگوں کے رہن سہن اور رسم ورواج کا پتا چلتا ہے......... دنیا کے شہروں اور ملکوں کی معلومات ملتی ہے......... اور جو لوگ مطالعہ نہیں کرتے اِن سارے فائدوں سے محروم رہتے ہیں......... اُن کے علم میں کمی اور جہالت میں اضافہ ہوتا ہے......... اور مطالعہ نہ کرنے سے عمل میں کوتاہی پیدا ہوتی ہے۔

جرأت اور بہادری اپنائیں

پیارے بچو! جو انسان اللہ پاک پر کامل ایمان رکھتے ہیں اور اُن کے دل میں خوفِ خدا ہوتا ہے وہ بڑے بہادر ہوتے ہیں......... انسانوں میں حضراتِ انبیاء کرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام سب سے زیادہ بہادر ہوتے ہیں......... ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیارے صحابہ کرام بھی بہت بہادر تھے......... حتیٰ کہ بعض جنگوں میں ایک ایک صحابی ایک ایک ہزار کافروں سے لڑنے کے لیے تیار ہو گئے......... پھر صحابہ کرام میں سب سے زیادہ بہادر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ تھے......... حضرت عمر فاروق رضی اللہُ عنہ کی بہادری بھی بے مثال تھی......... آپ نے کھلے عام مکے سے مدینے ہجرت کی......... اور کسی کافر کو مجال نہ تھی کہ آپ کو روک سکے......... حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہُ عنہ اتنے بہادر تھے کہ بڑے بڑے جنگجو اور پہلوان آپ کا سامنا کرنے سے ڈرتے تھے......... آپ کو ”اَسَدُ اللہ“ یعنی اللہ کا شیر کہا جاتا ہے......... حضرت خالد بن ولید رضی اللہُ عنہ کی بہادری کے بہت سارے واقعات ہیں......... آپ کو حضور نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سیف اللہ یعنی اللہ کی تلوار کا لقب دیا......... میدانِ کربلا میں حضرت امام حسین رضی اللہُ عنہ اور آپ کے صرف 72 ساتھیوں نے بڑی بہادری کے ساتھ

یزید کی بہت بڑی فوج کاڈَٹ کر مقابلہ کیا........نہ صرف مرد صحابہ بلکہ خواتین صحابیات بھی بڑی بہادر اور شیر دل تھیں........ جن میں حضرت اُمِّ سلمہ بنت حذیفہ، حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب، حضرت اُمِّ عمارہ، حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہن کے نام سب سے آگے ہیں........ ان سب بہادر خواتین نے دین کے لیے بڑے بڑے کارنامے انجام دیئے........ میدانِ جنگ میں بڑے بڑے کافروں کو مار بھگایا۔

پیارے بچو! اللہ پاک کے ولی بھی بہت بہادر ہوتے ہیں........ وہ اللہ پاک کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے........ بڑے سے بڑے ظالم حکمران کو بھی غلط کام پر ٹوک دیتے ہیں........ درندوں سے بھی کوئی خوف نہیں کرتے........ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ﴾ (پ11، یونس:62) ترجمہ کنزالایمان: سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم........ عبادت کے ساتھ جب میدانِ جہاد میں ضرورت پڑتی ہے تو وہ اللہ پاک کی راہ میں نکل کھڑے ہوتے ہیں........ حتی کہ دین اسلام کی خاطر اپنی جان تک قربان کر دیتے ہیں مگر پیچھے نہیں ہٹتے........ پھر یہ کہ ہمارے جتنے بھی اسلامی ہیروز ہیں وہ سب کے سب بہت زیادہ بہادر تھے........ فاتحِ سندھ محمد بن قاسم........ فاتحِ فلسطین سلطان صلاح الدین ایوبی........ فاتحِ اُندلس طارق بن زیاد........ سلطان نورالدین زنگی........ فاتحِ ہندوستان وبُت شکن سلطان محمود غزنوی........ شیر میسور ٹیپو سلطان........ مجاہد جنگ آزادی علامہ فضل حق خیر آبادی........ یہ سب ہمارے عظیم سپہ سالار اور انتہائی بہادر لوگ تھے........ ٹیپو سلطان کہا کرتے تھے: **"شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے بہتر ہے۔"**

پیارے بچو! بہادری ایک عظیم خوبی اور صفت ہے........ جس میں ہوتی ہے لوگ اُس

کے گُن گاتے ہیں.........اُس کی بہت زیادہ تعریفیں ہوتی ہیں.........مگر یاد رہے کہ لوگوں کو ستانا.........غریبوں کو تنگ کرنا.........اُن پر ظلم کرنا.........اُن کا مال چھین لینا.........کسی کو مارنا.........کسی کا مذاق اُڑانا.........اسکول کے بچوں کو تکلیف پہنچانا.........اُن کی چیزیں چھین کر کھالینا.........کسی کے کپڑے یا اسکول بیگ پھاڑ دینا.........اِنک وغیرہ گرا کر کسی کا یونیفارم گندہ کر دینا.........کلاس فیلوز کی چیزیں چھپا کر یا چُرا کر انہیں تنگ کرنا.........لکڑی یا ٹانگ مار کر کسی کو نیچے گرا دینا.........اور دوسروں پر غصہ کرنا یہ سب بہادری کے کام نہیں ہیں.........غصہ کرنا تو بہت بُری بات ہے، غصے کے وقت خود کو کنٹرول میں رکھنا چاہیے.........ہمارے پیارے نبی حضرت **محمد** صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: کسی کو پچھاڑ دینے والا بہادر نہیں ہوتا بلکہ بہادر وہ ہے جو غصے کے وقت خود پر قابو رکھے۔ (بخاری، حدیث:6114)......... یہ بھی یاد رکھیں کہ جب آپ بڑے ہو کر کسی عہدے یا منصب پر فائز ہوں تو کسی ملازم یا دیگر لوگوں پر ظلم نہ کریں.........عہدہ و منصب سب عارضی چیزیں ہیں.........ان کے بَل بوتے پر کسی کو تنگ کرنا ہرگز بہادری نہیں.........ہمیشہ اللہ پاک سے ڈرتے رہیں اور لوگوں کے ساتھ انصاف کریں۔

پیارے بچو! بہادری تو یہ ہے کہ آپ کسی غریب کا سہارا بنیں.........جس پر ظلم ہو اُس کا ساتھ دیں.........ظالم کے خلاف آواز بلند کریں.........اپنی حیثیت کے مطابق اُس کے خلاف زبان، قلم یا بدن کے ساتھ جہاد کریں.........مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کریں.........فریاد کرنے والے کی بات سنیں.........جسے کلاس میں ٹیچر کی بات یا سبق سمجھ نہ آئے اُسے سمجھائیں.........جو پڑھائی میں کمزور ہو اُس کی ہیلپ کریں.........اپنے جذبات پر کنٹرول رکھیں.........غصے پر قابو پائیں.........نفس اور شیطان کے خلاف جنگ کریں.........اِن دونوں کے بہکاوے میں نہ آئیں.........بُری خواہشات سے خود کو بچائیں.........حضرت جابر رضی اللہُ عنہ

بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک جنگ سے واپس ہوئے تو صحابۂ کرام سے فرمایا: تمہارا واپس آنا اچھا ہے، تم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف لوٹے ہو۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بڑا جہاد کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: بندہ اپنی بُری خواہش سے جنگ کرے۔ (تاریخ بغداد، حدیث: 7245)

لڑائی جھگڑا نہ کریں

پیارے بچو! جن بچوں کے اخلاق اچھے ہوتے ہیں......... جو دوسروں سے نرمی سے پیش آتے ہیں......... نرمی سے بات چیت کرتے ہیں .... سختی نہیں کرتے اُن سے ہر کوئی پیار کرتا ہے......... مگر وہ بچے جن کے اخلاق خراب ہوں اور ہر وقت لڑتے جھگڑتے رہتے ہوں اُنہیں کوئی پسند نہیں کرتا......... لوگ اُن سے نفرت کرتے ہیں......... اُن سے جان چھڑاتے ہیں......... لوگوں کے دِلوں میں اُن کی کوئی اہمیت نہیں رہتی .... ہر اچھا انسان لڑائی جھگڑے سے دُور رہتا ہے .... سب سے بڑا مذہب اسلام ہے جس نے انسانیت سے پیار کرنا سکھایا اور لڑائی جھگڑوں سے بچنے کا درس دیا......... ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفٰی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ساری زندگی لڑائی جھگڑے سے دُور رہے .... آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ساری انسانیت کو بھی یہی تعلیم دی کہ لڑائی جھگڑے سے دور رہیں......... اور ایک سچا مسلمان اُس کو کہا جو اِس سے بچتا ہو......... آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کامل مسلمان وہ ہے جس کی زَبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ (مستدرک، حدیث: 24) .... لٰہذا ہمیں چاہیے کہ آپس میں لڑائی جھگڑا کرنے کے بجائے ایک دوسرے سے ہمدردی کریں......... ایک دوسرے کو مارنا، کاٹنا اور لوٹنا یہ مسلمانوں والے کام نہیں ہیں۔

پیارے بچو! آپ کا حق ہو یا نہ ہو اگر آپ دوسروں کو معاف کر دیں گے .... اور

جھگڑا کرنا چھوڑ دیں گے تو آپ کے لیے بڑی فضیلت ہے......... ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: جو شخص حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے اس کے لئے جنت کے درمیانی حصے میں گھر بنایا جاتا ہے اور جو حق پر نہ ہو اور جھگڑا چھوڑ دے اس کے لئے جنت کے گردونواح میں گھر بنایا جاتا ہے۔(ترمذی، حدیث:1851)......... جو لوگ لڑائی جھگڑے میں لگے رہتے ہیں .... اور اس سے نہیں بچتے ایسے لوگ اللہ پاک کو بھی پسند نہیں ہے......... حدیث شریف میں آتا ہے: اللہ پاک کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو بہت زیادہ جھگڑالو ہو۔(بخاری، حدیث:2457)......... لڑنے جھگڑنے والوں سے اللہ کریم ناراض ہوتا ہے .... ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: جو شخص ناحق جھگڑتا ہے وہ ہمیشہ اللہ پاک کی ناراضی میں رہتا ہے یہاں تک کہ اُسے چھوڑ دے۔(موسوعۃ ابن ابی الدنیا،7/111،حدیث:153)......... ہمیں صرف شیطان سے لڑائی کرنی چاہیے......... یعنی جو وسوسے وہ ہمارے دِلوں میں ڈالے ہم اُن پر ہرگز عمل نہ کریں......... شیطان ہمیں لڑائی پر اُبھارے تو ہرگز اُس کی بات نہ مانیں......... ایسے وقت میں اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھ لیں .... جس پر غصہ آرہا ہو اُس کی طرف مَت دیکھیں......... کھڑے ہوں تو بیٹھ جائیں......... جوابی کاروائی سے بچیں......... ورنہ شیطان کو لڑائی کرواتے دیر نہیں لگتی......... کیونکہ وہ تو یہی چاہتا ہے کہ ہم ایک دوسرے سے لڑیں .... مگر ہمارا دین ہمیں لڑائی جھگڑے سے بچنے کی تعلیم دیتا ہے۔

شُکریہ ادا کریں/جزاکَ اللہ کہیں

پیارے بچو! جس طرح اللہ پاک کا شکر ادا کرنا ضروری ہے اُسی طرح انسانوں کا شکریہ ادا کرنا بھی بڑی سعادت کی بات ہے......... ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو

لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ پاک کا شکر گزار بھی نہیں ہوتا۔(ابوداؤد، حدیث:4177)......... ہمارے ساتھ کوئی بھی مسلمان نیکی کرے .... ہم پر کوئی احسان کرے .... ہمیں سبق سمجھا دے .... ہوم ورک یا کسی کام میں ہماری مدد کرے .... ہمیں کوئی گفٹ دے .... ہماری سالگرہ پر کوئی ہمیں وِش کرے .... ہمیں اسکول میں اچھے نمبرز لینے پر کوئی مبارک باد دے .... ہماری کوئی چیز گر جائے اور کوئی اُٹھا کر دے دے .... ہمیں کوئی سہارا دے کر کھڑا کر دے .... ہم گر جائیں اور کوئی ہمیں پکڑ کر اُٹھا دے .... بس چاہے کوئی چھوٹی سی ہی مدد اور ہیلپ کر دے تو ہمیں اُس کا شکریہ ادا کرنا چاہیے .... یوں کہیں: آپ کا بہت بہت شکریہ .... اور سب سے بہتر یہ کہنا ہے: جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا یعنی اللہ پاک آپ کو بہتر بدلہ عطا فرمائے .... یہ کہنے میں دو فائدے ہیں: شکریہ بھی ادا ہو جاتا ہے اور دعا بھی دے دی جاتی ہے .... اور یہی سنت ہے۔

صاف سُتھرے رہیں

پیارے بچو! صاف ستھرا رہنا اچھے بچوں کی پہچان ہے .... ہمارا پیارا دین ہمیں صفائی ستھرائی کا بہت زیادہ درس دیتا ہے .... پیارے نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسَلَّم فرماتے ہیں: صفائی ایمان کی طرف بلاتی ہے اور ایمان مومن کے ساتھ جنت میں ہو گا۔(معجم اوسط، 7/215)......... اپنے جسم کے ساتھ ساتھ اپنے لباس، جوتوں، موزوں، اسکول بیگ، بستر اور گھر وغیرہ کی صفائی کا خاص خیال رکھنا چاہیے .... جسمانی صفائی کے لیے روزانہ غُسل کریں .... اگر آپ روزانہ نہیں نہائیں گے تو آپ کے جسم سے بدبو آئے گی .... اور لوگ آپ کے قریب نہیں آئیں گے .... آپ کو دیکھ کر اپنی ناک چھپا لیں گے .... صبح اُٹھ کر اور رات کو سوتے وقت لازمی ٹوتھ بُرش کریں .... دانتوں کی صفائی کا خوب خیال رکھیں .... ایسی چیزیں

بالکل نہ کھائیں جن سے دانت خراب ہوتے ہیں .... کھانا کھانے سے پہلے اور بعد دونوں مرتبہ ہاتھ دھوئیں، کلی کریں اور منہ کا اگلا حصہ لازمی واش کریں .... بعض چیزیں کھاتے وقت ہاتھ خراب ہو جاتے ہیں جیسے آم، چیکو، خربوزہ، کیک، پیسٹری وغیرہ ایسی چیزیں کھا کر فوراً صابن یا ہینڈ واش وغیرہ سے ہاتھ دھولیں۔

پیارے بچو! لباس کو بھی گندہ ہونے سے بچائیں .... پہنے ہوئے کپڑوں سے گندے ہاتھ صاف مت کریں......... خاص طور پر اپنے یونیفارم کو صاف رکھیں .... گھر پہنچتے ہی اپنا یونیفارم تبدیل کرلیں .... کپڑے میلے ہو جائیں تو جلد دوسرے پہن لیں .... میلے کپڑوں میں رہیں گے تو گھر آنے والے مہمان اور باہر کے لوگ آپ کو گندہ بچہ سمجھیں گے .... اپنے جوتوں کو بھی صاف رکھیں .... ان کو کیچڑ وغیرہ سے بچائیں......... موزوں کی صفائی کا خاص خیال رکھیں .... جن بچوں کے پاؤں میں پسینہ آتا ہے وہ روزانہ موزے تبدیل کریں......... گیلے پاؤں میں موزے نہ پہنیں......... اپنے اسکول بیگ کو صاف ستھرا رکھیں......... اُسے آرام سے اٹھائیں اور سکون سے رکھیں .... اُسے زمین پر یا مٹی میں رکھنے سے بچیں......... بیگ کو گندے ہاتھ نہ لگائیں .... یوں ہی اپنی بُکس اور کاپیوں کو بھی صاف ستھرا رکھیں .... اپنے کلاس روم اور گھر میں اپنے روم کا ماحول بھی صاف رکھنا چاہیے .... چیزوں کو اُن کی جگہوں پر رکھنے کی عادت بنائیں .... یہاں وہاں مَت پھینکیں .... چیزیں کھا کر اُن کے ریپرز ڈسٹ بِن میں ڈالیں......... اِدھر اُدھر مت پھینکیں۔

کھانا طریقے سے کھائیں

پیارے بچو! کھانا تو ہر جاندار کھاتا ہے......... جانور، پرندے، چوپائے سب کھاتے ہیں......... غیر مسلم بھی کھانا کھاتے ہیں .... مگر مسلمانوں کا کھانا کھانے کا انداز سب سے

الگ اور سب سے اچھا ہونا چاہیے........ ہمارے دین نے ہمیں کھانا کھانے کے بہترین طریقے اور سب سے اچھے آداب بتائے ہیں .... ہمیں اسی طریقے سے کھانا کھانا چاہیے جس طرح ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کھانا کھایا اور کھانا کھانے کے آداب ہمیں سکھائے........ پس سب سے پہلے ہم دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھولیں........ پھر تین بار کلّی کرلیں........ اب کھانے کے لیے دستر خوان پر بیٹھ جائیں........ کھانا شروع کرنے سے پہلے اچھی نیت کرلیں کہ اِس کھانے سے جو طاقت ملے گی اُس کے ذریعے اپنے پیارے اللہ پاک کی عبادت کروں گا، نماز پڑھوں گا، غریبوں کی مدد کروں گا........ پھر بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کریں........ کھانے سے پہلے کھانے کی دعا پڑھ لیں........ اگر کھانے سے پہلے بسم اللہ شریف نہ پڑھی جائے تو شیطان بھی کھانے میں شریک ہو جاتا ہے اور کھانے کی برکت ختم ہو جاتی ہے........ کھانے میں لقمے چھوٹے ہونے چاہیں........ اور لقمے خوب چبا چبا کر کھائیں........ برتن کی جو سائیڈ ہمارے سامنے ہو وہاں سے کھائیں .... برتن کے درمیان سے نہ کھائیں........ حدیث پاک میں ہے: برتن کی ایک جانب سے کھاؤ اور اُس کے درمیان سے نہ کھاؤ کیونکہ بیچ میں برکت اُترتی ہے۔(مسند احمد، حدیث:2439)

پیارے بچو! زیادہ گرم کھانا نہ کھائیں .... کھانے سے پہلے کچھ پانی پی لیں .... یا درمیان میں پیتے رہیں مگر کھانے کے آخر میں پانی پینے سے بچیں .... کھانے کے آخر میں پانی پینے سے بیماریاں پیدا ہونے کا خطرہ ہے........ کھاتے وقت بھی پانی سیدھے ہاتھ ہی سے پئیں........ کھانا اُتنا ہی نکالیں جتنی آپ کو ضرورت ہو........ زیادہ کھانا نکالیں گے تو وہ بعد میں ضائع ہو سکتا ہے........ کھاتے وقت یہ کوشش ضرور کریں کہ آپ کے کپڑے گندے نہ ہوں........ کھانے کے ذَرّات برتن سے باہر نہ گرائیں........ اگر گر جائیں تو اُٹھا کر کھالینے

چاہئیں......... کھانے کے دوران اچھی اچھی باتیں بھی کرتے جائیں .... اگر سوئیٹ ڈِش موجود ہو تو کھانے کے دوران کھانا بہتر ہے......... بھوک سے زیادہ کھانا نہیں کھانا چاہیے......... اگر آپ بہت زیادہ کھالیں گے تو پیٹ میں درد ہو سکتا ہے......... آپ بیمار ہو سکتے ہیں......... پیٹ خراب ہو سکتا ہے......... کوشش کریں کہ ہاتھ سے کھانا کھائیں......... چھری کانٹوں سے کھانا کھانا سنت نہیں ہے......... ضرورت ہو تو چمچ سے کھا سکتے ہیں......... آخر میں اپنی انگلیاں چاٹ لیں کہ یہ سنت ہے......... ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو وہ اپنی انگلیاں چاٹ لے کیونکہ تم نہیں جانتے کہ کھانے کے کِس حصے میں برکت ہے۔(مسند ابی یعلیٰ، حدیث:1903)......... انگلیوں کی طرح وہ برتن بھی صاف کرلیں جس میں کھانا کھایا ہے......... حدیث شریف میں ہے: جو کسی برتن میں کھائے پھر اُسے صاف کرے تو برتن اُس کے لیے مغفرت کی دعا کرتا ہے۔(ترمذی:1726)......... آخر میں اللہ کریم کا شکر ادا کریں......... کھانے کے بعد کی دعا پڑھیں......... جب کھانے سے فارغ ہو جائیں تو اب اچھی طرح صابن وغیرہ سے ہینڈ واش کرلیں اور تولیے سے خشک کرلیں۔

کھانے سے پہلے کی دعائیں: (1) بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم۔ (2) بِسۡمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ۔

(3) بِسۡمِ اللّٰہِ الَّذِیۡ لَایَضُرُّ مَعَ اسۡمِہٖ شَیۡءٌ فِی الۡاَرۡضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوۡمُ۔

کھانے کے بعد کی دعائیں: (1) اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔

(2) اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ اَطۡعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسۡلِمِیۡنَ۔

سوال نہ کریں/مانگنے سے بچیں

پیارے بچو! گھر سے باہر یا اِسکول میں کسی سے کچھ نہ مانگیں......... لوگوں سے سُوال کرنے سے بچیں......... مانگ مانگ کر چیزیں کھانا یا استعمال کرنا بہت بُری بات ہے .... بغیر

ضرورت کے سوال کرنے کو ہمارا دین منع کرتا ہے .... حدیث شریف میں ہے: آدمی ہمیشہ لوگوں سے بھیک مانگتا رہے گا یہاں تک کہ قیامت کے دن وہ اس حالت میں آئے گا کہ اُس کے منہ پر گوشت کی ایک بوٹی بھی نہ ہوگی۔(مسلم، حدیث:1725)......... معلوم ہوا کہ ہمارے دین اسلام میں مانگ کر لینا ناپسندیدہ ہے۔ہاں بانٹنا / خرچ کرنا اور تقسیم کرنا پسندیدہ ہے......... ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہمیں دوسروں کو دینے کی ترغیب دی ہے......... آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔(بخاری، حدیث:1427)......... یعنی خرچ کرنے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے افضل ہے۔ (التیسیر بشرح الجامع الصغیر)

پیارے بچو! آپ اپنے والدین سے جیب خرچ لیں تو ان سے کہہ دیں: ہم پڑوس، محلے یا اسکول میں کسی غریب بچے کو بھی اس میں سے دیں گے......... یا آپ والدین سے کہہ کر کسی غریب بچے کی مدد ضرور کیا کریں......... اگر کسی غریب بچے کے پاس نیا یونیفارم، نیا بیگ، نئے جوتے وغیرہ نہیں ہیں تو آپ اپنے امّی ابّو سے کہہ کر اسے یہ چیزیں دِلوادیں......... اِس عمل سے اللہ پاک اور اُس کے رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بہت خوش ہوتے ہیں......... ہمارے پیارے رسول حضرت محمد مصطفٰی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: سخی اللہ پاک سے قریب ہے، جنّت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے اور دوزخ سے دُور ہے اور کنجوس اللہ پاک سے دُور ہے، جنّت سے دُور ہے، لوگوں سے دُور ہے اور جہنّم سے قریب ہے اور جاہل سخی اللہ پاک کو عبادت گُزار کنجوس سے زیادہ پسند ہے۔(ترمذی، حدیث:1884)

سلام کو عام کریں

پیارے بچو! ہمارے پیارے اللہ پاک نے ہمیں سلام کرنے کا حکم دیا ہے......... اور اُس

نے اس میں برکت اور پاکیزگی رکھی ہے......... اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ تَحِیَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَیِّبَةً﴾ ترجمہ کنزالایمان: پھر جب کسی گھر میں جاؤ تو اَپنوں کو سلام کرو ملتے وقت کی اچھی دُعا اللہ کے پاس سے مبارک پاکیزہ......... لٰہذا آپ جب بھی گھر میں داخل ہوں تو سلام ضرور کریں......... اِس سے گھر میں برکت ہوگی اور اللہ پاک کی طرف سے سلامتی نازل ہوگی......... یوں ہی جب اِسکول یا کہیں اور جانے کے لیے گھر سے نکلیں تب بھی سلام کریں......... اِسی طرح آپ جب بھی کسی سے ملیں یا لوگوں / ٹیچرز / بڑوں / بچوں یا دوستوں کے پاس سے گزریں تو اُنہیں سلام ضرور کریں......... سلام گفتگو کرنے سے پہلے ہونا چاہیے......... حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: سلام بات چیت کرنے سے پہلے ہے۔ (ترمذی، حدیث: 2623)......... ایسا کرنے سے مسلمانوں کے درمیان پیار و محبت کا ماحول بنے گا اور نفرتیں ختم ہوں گی......... ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفٰی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تم جنّت میں داخل نہیں ہوسکتے جب تک ایمان نہ لاؤ اور تمہارا ایمان اُس وقت تک کامل نہیں ہوگا جب تک آپس میں محبت نہ کرنے لگو، کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جسے کرنے سے تم باہم محبت کرنے لگو؟ "تم آپس میں سلام کو عام کرو"۔ (مسلم، حدیث: 81)

پیارے بچو! جب کوئی ہمیں سلام کرے تو ہمیں اُس سے زیادہ بہتر لفظوں میں یا پھر اُنہیں الفاظ سے جواب دینا چاہیے......... اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ اِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا وہی کہہ دو بے شک اللہ ہر چیز پر حساب لینے والا ہے......... جیسے کوئی ہمیں "السلام علیکم" کہے تو ہم جواب میں "وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ" کہیں......... اور اگر کوئی "السلام علیکم و رحمۃ

اللہ“ کے لفظوں سے سلام کرے تو ہم ”وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ وبرکاتہ“ کے ساتھ اُسے جواب دیں........ اگر صرف جواب میں ”وعلیکم السلام“ ہی کہہ دیں گے تب بھی سنّت ادا ہو جائے گی لیکن پورا جواب دینے میں ثواب زیادہ ملتا ہے۔

پیارے بچو! سلام کے بھی کچھ آداب اور سنّتیں ہیں........ جیسے سواری پر سوار پیدل کو سلام کرے........ چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے........ تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں........ چھوٹا بڑے کو سلام کرے........ اور گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے۔ (بخاری، حدیث:32-6231)........ آپ کے ہم عمر بچے ہوں یا آپ سے چھوٹے ہوں آپ سب کو سلام کریں کہ بچوں کو سلام کرنا ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّت ہے۔ (بخاری، حدیث:6247)........ جسے ہم نہ جانتے ہوں اُس مسلمان کو بھی سلام کرنا چاہیے........ حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس کو پہچانتے ہو اور جس کو نہیں پہچانتے ہو سب کو سلام کرو۔ (بخاری، حدیث:12)........ جو لوگ تلاوت قرآن پاک / ذکر و درود / علم دین سیکھنے سکھانے میں مصروف ہوں اُن کو اُس وقت سلام نہ کریں........ اذان و اقامت / جمعہ و عید کے خطبے کے وقت سلام نہ کریں........ کوئی واش روم میں ہو تو اُس کو سلام نہ کریں۔

پیارے بچو! ہمیں سلام کو عام کرنا چاہیے ....اِس میں ہماری شخصیت / ہمارے گھر / ہمارے اسکول / ہمارے محلے اور ہمارے معاشرے کی بہت زیادہ بھلائی ہے........ اس میں خیر و برکت، پیار و محبت اور رحمت ہی رحمت ہے........ اس میں کسی قسم کی کنجوسی نہیں کرنی چاہیے........ کیونکہ حدیث پاک میں سلام میں بخل کرنے والے کو بہت بڑا کنجوس کہا گیا ہے۔ (مسند احمد، 5/79، حدیث:14564)

بُری عادتوں سے دُور رہیں

پیارے بچو! جس طرح اچھی عادتیں اپنانے کا حکم ہے اُسی طرح بُری عادتوں سے دُور رہنے کا حکم ہے......... جو بچے بُری عادتوں والے ہوتے ہیں لوگ اُن کو پسند نہیں کرتے......... اچھے بچے اُن سے دور رہتے ہیں......... ایسے بچے ہر وقت بڑوں سے ڈانٹ کھاتے رہتے ہیں......... اور یہ بالکل بھی اچھی بات نہیں......... ہم یہاں آپ کو کچھ بُری عادتوں کے بارے میں بتاتے ہیں۔

(01)نام بگاڑنا

پیارے بچو! جس کا جو نام ہو اُس کو اُسی نام سے پکارنا چاہیے.........یہی اسلامی طریقہ ہے......... اچھے اَخلاق والے لوگ دُوسروں کو اُن کے پیارے نام سے بُلاتے ہیں......... اپنی طرف سے کسی کا اُلٹا سیدھا نام رکھنا منع ہے.........اور سامنے والے کو بُرا لگے تو یہ گناہ بھی ہے......... کسی کو لمبو، ٹھنگو، کالو، موٹو، پیٹو، اُلّو، جَنّ وغیرہ کہہ کر نہ پکاریں......... اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ﴾ (پ26، الحجرات:11) ترجمہ: اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو......... ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: جس نے کسی شخص کو اُس کے نام کے علاوہ نام سے بلایا اُس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں۔(جمع الجوامع، حدیث: 20612).........ہاں اگر کسی کا نام کے علاوہ کوئی اچھا سا لقب ہو جس سے پکارنا اُسے اچھا لگتا ہو تو اُس لقب سے پکارنے میں کوئی حرج نہیں .... جیسے حضرتِ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو صِدّیقِ اَکبر، حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ کو فاروقِ اَعظم کہتے ہیں......... یہ ذہن نشین رکھیں کہ کسی مسلمان کا مذاق اُڑانے، اُسے عیب لگانے اور ستانے کے لیے نام بگاڑنا سخت گناہ کا کام ہے۔ والدین کبھی بچوں کو چھوٹو، پپّو، مُنّا وغیرہ کہتے ہیں تو اس کی ممانعت نہیں ہے۔

(02)پیٹ کے بل سونا

پیارے بچو! سونے کے بھی کچھ آداب ہیں ....سونے کا ایک طریقہ بہت غلط ہے.........اور وہ ہے پیٹ کے بَل سونا یعنی اُلٹے ہو کر سونا.........بعض لوگ اِسی طرح سوتے ہیں حالانکہ یہ اچھا طریقہ نہیں ہے حتیٰ کہ اللہ پاک کو بھی اس طرح سونا پسند نہیں .... ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک شخص کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اِس طرح لیٹنے کو اللہ پاک پسند نہیں فرماتا۔(سنن ابن ماجہ، 4/214، حدیث:3723).........اور پھر یہ ایک مسلمان کے سونے کا انداز بالکل بھی نہیں......... حضرت ابو ذَر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں پیٹ کے بَل یعنی اُلٹا لیٹا ہوا تھا، پیارے رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے پاس سے گزرے اور پاؤں سے ٹھوکر مار کر فرمایا: اے جُندب! یہ جہنمیوں کے لیٹنے کا طریقہ ہے۔(ابن ماجہ، 4/214، حدیث:3724۔ مشکوۃ المصابیح، 2/177، حدیث:4731).........آپ کے اِس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ ”اِس طرح کافر لیٹتے ہیں یا جہنمی جہنم میں اِس طرح لیٹیں گے۔“ .... مستحب یہ ہے کہ باوضو سوئیں اور بسم اللہ پڑھ کر کچھ دیر سیدھی کروٹ پر سیدھے ہاتھ کو رخسار کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوئیں پھر اُس کے بعد اُلٹی کروٹ پر سوئیں۔(فتاوی عالمگیری، 5/372)

(03)نقل کرنا

پیارے بچو! نقل(Cheating) کرنا بہت بُری بات ہے .... یہ ایک جرم ہے .... اِس میں والدین / ٹیچرز / مُلک کے ساتھ دھوکا پایا جاتا ہے.........ایسا کرنے سے محنت کرنے والوں کا حق ضائع ہونے کا اندیشہ ہے.........اگر نقل کرتے ہوئے پکڑے جائیں تو بہت زیادہ شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے.........جو لوگ نقل کر کے پاس ہوتے ہیں وہ حقیقی طور پر کبھی

کامیاب نہیں ہو پاتے......... ایسے افراد معاشرے کے لیے نقصان دہ ہوتے ہیں .... اور دین وملک کے لیے کوئی نمایاں کردار ادا نہیں کرتے......... اپنے گھر والوں کو بھی مایوس کرتے ہیں......... لٰہذا اپنے تمام اَسباق میں بہت زیادہ محنت کریں......... سارا سال ہوم ورک پابندی سے کریں .... تمام کتابوں کا سبق روزانہ یاد کریں......... اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ کو نقل کرنے کی بالکل بھی ضرورت نہیں پڑے گی۔

(04) کام چوری

پیارے بچو! آپ کے امّی ابّو / ٹیچرز / بڑے بہن بھائی جو بھی جائز کام آپ کے سپرد کریں اور آپ وہ کام کرسکتے ہوں تو کام کو جلد نِمٹا دیا کریں......... بعض بچے دِل سے کام نہیں کرتے، کام کرنے کو اُن کا جی نہیں چاہتا .... بلکہ ٹال مٹول کرتے ہیں .... اگر کام کریں بھی تو دیر لگا دیتے ہیں .... یا پھر نامکمل کام کرتے ہیں .... آدھا کام چھوڑ دیتے ہیں .... اگر پورا کام کرتے ہیں تو ٹھیک اور دُرست طریقے سے نہیں کرتے......... ایسے بچوں کو کام چور کہا جاتا ہے......... جس طرح کسی کے روپے پیسے چوری کرنا گناہ اور جرم ہے اِسی طرح کام چوری بھی اچھی بات نہیں۔

(05) دانتوں سے ناخن کاٹنا

پیارے بچو! آپ اپنے جسم کی صفائی ضرور رکھیں......... خاص طور پر ہفتے میں ایک بار ناخن کاٹ لیا کریں .... ورنہ اِن میں میل اور گندگی جمع ہو گی .... اور کھانے وغیرہ کے ساتھ ہمارے پیٹ میں چلی جائے گی......... جس سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں .... کچھ بچوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ اپنے دانتوں سے اپنے ناخن کاٹتے رہتے ہیں .... یہ بُرا طریقہ ہے......... ایسے بچوں کو لوگ پسند نہیں کرتے......... کیونکہ ایسا کرنے

والے گندے بچے ہوتے ہیں .... پھر اس میں یہ خطرہ بھی ہے کہ ناخنوں کا میل پیٹ میں جا کر بیماریاں پیدا کر سکتا ہے......... ناخن ضرور کاٹیں مگر نیل کٹر سے اور سُنّت کے مطابق کاٹیں......... **ناخن کاٹنے کا ایک سُنّت طریقہ یہ ہے کہ** سب سے پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت والی اُنگلی کا ناخن کاٹیں......... پھر درمیان والی .... پھر اُس کے ساتھ والی .... اُس کے بعد سب سے چھوٹی اُنگلی کا ناخن تراشیں .... پھر اُلٹے ہاتھ کی چھوٹی اُنگلی سے شروع کرکے اَنگوٹھے تک سارے ناخن کاٹ لیں اور آخر میں سیدھے ہاتھ کے اَنگوٹھے کا ناخن کاٹیں۔

(06) گندی باتیں کرنا

پیارے بچو! اپنی زبان کو گندی باتوں، گالیوں اور بے حیائی والے الفاظ اور جملوں سے ہمیشہ پاک رکھیں .... جب بھی بات کریں اچھی بات کریں ورنہ خاموش رہیں .... یاد رکھیں! گندی باتیں کرنے والوں سے اللہ پاک اور اس کے رسول کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ناراض ہوتے ہیں......... اعمال لکھنے والے فرشتوں کو اس سے تکلیف پہنچتی ہے .... بندہ جب بھی کوئی لفظ زبان سے نکالتا ہے، فرشتے وہ لکھ لیتے ہیں .... اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

﴿مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ﴾ (پ26،ق:18) ترجمہ کنزالایمان: کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو......... اکثر گندی باتیں گناہوں پر مشتمل ہوتی ہیں .... اور گناہ انسان کو دوزخ میں لے جاتے ہیں .... فحش گوئی بھی گناہ اور بُرا طریقہ ہے......... ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: حیا ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں ہے اور فحش بکنا (گندی باتیں کرنا) بے ادبی ہے اور بے ادبی دوزخ میں ہے۔ (ترمذی، حدیث:1932) .... ایک حدیث پاک میں فحش گوئی کو منافقت میں سے قرار دیا گیا ہے۔ (سنن دارمی، حدیث:509) .... جبکہ ایک روایت میں گندی باتیں کرنے کو نحوست کہا گیا ہے۔ (کنزالعمال، حدیث:8091) .... گندی باتیں کرنے والوں سے

سب لوگ دُور رہتے ہیں........ اُن سے پیار نہیں کرتے........ معاشرے میں انہیں اچھا مقام نہیں ملتا........ لہٰذا اپنی زبان سے ہمیشہ اچھی باتیں ہی کیا کریں........ نہ خود گندی اور بُری باتیں کریں اور نہ کسی اور کو کرنے دیں........ نیز گندی باتیں کرنے والوں سے دوستی بالکل بھی نہ کریں بلکہ ایسوں سے بہت دُور رہیں۔

(07)رات کو دیر سے سونا

پیارے بچو! رات کو دیر تک جاگنا سمجھدار بچوں کا طریقہ بالکل بھی نہیں ہے...... اپنے شیڈول میں جلدی سونے کو شامل رکھیں........ اس سے آپ کی صحت اور دماغی صلاحیت بہت اچھی رہے گی .... اور اگر ٹی وی دیکھنے / موبائل سے کھیلنے / ویڈیو گیمز میں لگے رہنے / سوشل میڈیا کے بے جا استعمال کی وجہ سے آپ رات کو دیر تک جاگتے رہتے ہیں تو یہ بہت خطرناک بات ہے .... اس سے جہاں ایک طرف صحت بگڑتی اور آنکھیں خراب ہوتی ہیں تو دوسری طرف بہت سی پریشانیوں کا سامنا بھی کرنا پڑ سکتا ہے........ مثلاً نیند پوری نہ ہونے کی وجہ سے اسکول کی کلاس لیتے ہوئے آپ کو پریشانی ہو سکتی ہے........ ممکن ہے کہ آپ کا ذہن حاضر نہ ہو یا توجہ پوری نہ ہو تو ٹیچر کی باتیں صحیح طرح سمجھ نہ آئیں........ آپ کوئی اُلٹا سوال پوچھ لیں اور کلاس فیلوز آپ پر ہنسیں........ نیز ذہن پر زور پڑے گا جس سے نقصان کا اندیشہ رہتا ہے........ عافیت اسی میں ہے کہ اچھے بچوں کی طرح رات کو جلدی سوئیں اور صبح جلدی اُٹھ جائیں۔

(08)ہوم ورک میں دیر کرنا

پیارے بچو! ہر کام وقت پر کرنا اچھی بات ہے........ اور وقت پر کام کرنے سے کام اچھا اور مکمل ہوتا ہے........ جو کام کرنا ہی کرنا ہے تو وقت پر انجام دے دینا چاہیے........ اگر ایسے کام کو ٹال مٹول کر کے دیر سے کریں گے تو بہت ممکن ہے کہ کام میں غلطی ہو جائے یا کام

ادھورا رہ جائے......... ہوم ورک بھی ایسا کام ہے جسے آپ نے لازمی کرنا ہوتا ہے لہذا وقت پر اور جتنا جلدی ہو اسے پورا کر لیں......... بلکہ اپنے 24 گھنٹے کے شیڈول میں ہوم ورک کے لیے طے شدہ وقت میں اُسے ضرور کر لیں......... اگر تاخیر کریں گے تو آپ کا شیڈول خراب ہو جائے گا......... اور دوسرے کام ہونے سے رہ جائیں گے......... یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دیر سے ہوم ورک کرنے کی صورت میں سارا نہ ہو سکے......... یا اس وجہ سے جلدی جلدی میں ہوم ورک میں غلطیاں ہو سکتی ہیں......... امیر المومنین حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ سے ایک مرتبہ کسی نے عرض کی: امیر المومنین! یہ کام آپ کل کر لیجئے گا۔ تو فرمایا: میں روزانہ کا کام ایک دن میں مشکل سے پورا کر پاتا ہوں، اگر آج کا کام کل پر چھوڑ دوں گا تو پھر دو دن کا کام ایک دن میں کیسے کر سکوں گا؟ (انمول ہیرے، ص16)

(09) ننگے پاؤں رہنا

پیارے بچو! جوتے استعمال کرنا سنت ہے......... جب بھی گھر سے باہر نکلیں، گلی میں جائیں، پارک میں جائیں یا پھر بازار جائیں تو لازمی جوتے پہنیں......... اسکول میں یا گراؤنڈ میں کھیلتے وقت تو جوتے بالکل بھی نہ اتاریں......... جوتے پہننے سے کنکر، کانٹے وغیرہ چبھنے سے پاؤں کی حفاظت رہتی ہے......... ٹھنڈے موسم میں سردی سے پاؤں محفوظ رہتے ہیں اور گرمیوں میں دھوپ میں چلنے کے لئے جوتے بہت کارآمد ہیں......... جو بچے ننگے پاؤں رہتے ہیں ان کے پاؤں میلے کچیلے ہوتے ہیں......... جگہ جگہ سے زخمی ہوتے ہیں......... پاؤں کی ایڑیاں پھٹ جاتی ہیں......... بعض اوقات ایسے بچوں کے پاؤں بہت بڑے ہو جاتے ہیں اور بدنُما لگتے ہیں......... جب کہیں بیٹھیں تو جوتے اُتار لیں، گھر میں بیٹھیں یا گاڑی میں یا پھر جب کھانا کھانے بیٹھیں تو جوتے اُتار لیں......... تاکہ پاؤں کو آرام ملے......... اور یہ سنت بھی ہے......... حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب بندہ بیٹھے تو سنّت یہ ہے کہ

اپنے جوتے اُتار لے۔(ابوداوٗد، 4/95، حدیث: 4138) .... ایک جوتا پہن کر ہر گز نہ چلیں .... صرف اپناہی جوتا پہنیں، کسی اور کا جوتا بغیر اجازت استعمال کرنا جائز نہیں .... والدین یا بڑے بہن بھائیوں کے بڑے جوتے پہننے سے بھی بچیں .... باہر گلی میں، بازار میں یا کہیں سفر میں جائیں تو جوتا پہننے کی ترغیب حدیثوں میں بھی آئی ہے......... ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتا پہنے رہتا ہے سوار رہتا ہے۔(مسلم، حدیث:3912)......... جوتا پہننے سے پہلے جھاڑ لیں تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے۔

(10)مضرِ صحت چیزیں کھانا

پیارے بچو! ایسی چیزیں ہر گز نہ کھائیں جو صحت کے لیے نقصان دہ ہوں .... بازار میں کھانے پینے کی کھلی چیزیں جن پر مکھیاں بیٹھتی ہیں اور مٹّی اُڑ کر اُن پر پڑتی رہتی ہے اُن سے ہمیشہ دور رہیں .... غیر معیاری و گھٹیا ٹافیاں، چاکلیٹ، گولا گنڈہ اور رنگ برنگی میٹھی چیزیں کھانے سے دانتوں، گلے، سینے، معدے اور آنتوں کو سخت نقصان پہنچ سکتا ہے......... صحت کو نقصان دینے والی چیزیں کھانے سے منہ میں بیکٹیریا/ جراثیم پیدا ہوتے ہیں......... جو دانتوں پر موجود تہہ اینیمل (Enamel) کو شدید نقصان پہنچاتے ہیں .... جس کی وجہ سے دانتوں میں ٹوٹ پھوٹ شروع ہو جاتی ہے......... بچے ٹافیاں وغیرہ میٹھی چیزیں کھانے کے بعد عام طور پر دانت صاف نہیں کرتے اور مٹھاس دانتوں میں جم جاتی ہے......... جراثیم پلنے شروع ہو جاتے ہیں جس سے دانتوں میں کیڑا الگتا ہے، منہ میں چھالے ہوتے ہیں اور گلے میں تکلیف ہو جاتی ہے۔

پیارے بچو! آئس کریم، چاکلیٹ، انرجی ڈرنکس، کولڈ ڈرنکس، بازار کی دیگر میٹھی چیزیں استعمال کرنے سے بہت ساری بیماریاں ہونے کا خطرہ رہتا ہے......... طرح طرح کے پاپڑ اور

چِپس کثرت سے کھانا بھی صحت کے لیے مضر ہے بالخصوص پاپڑ وچِپس کھا کر فوراپانی پینے سے کھانسی،زُکام،نزلہ اور ناک وگلے کی دوسری بیماریاں ہونے کا خدشہ ہے......... اگر آپ کو ایسی کوئی چیز کھانا ہی پڑ جائے تو کبھی کبھار کھالیں......... مگر اس کا معمول بنانا اور روزانہ کھانا خطرے کا آلارم ہے......... ایسی چیزوں کے بجائے آپ پھل فروٹ کھائیے......... بادام، پستے، اخروٹ، کاجو، چلغوزے، مونگ پھلی، مصری اور انجیر وغیرہ مناسب مقدار میں کھائیں۔

(11) مسجد/کسی کے گھر میں شرارتیں کرنا

پیارے بچو! مسجد عبادت کی جگہ ہے......... جہاں لوگ نماز پڑھتے......... قرآن پاک کی تلاوت کرتے......... ذکر ودرود شریف کاورد کرتے اور درس وبیان سنتے ہیں......... ایسی جگہ ادب کے ساتھ حاضر ہوناچاہیے......... مسجد میں اِدھر اُدھر دوڑنا / شور مچانا......... زور زور سے پاؤں مارنا......... چیخ کر کسی کو بُلانا......... کچرا یا کچھ اور پھینکنا......... دوسروں کو دھکے دینا......... دنیا کی باتیں کرنا یہ سب بے ادبی والی باتیں ہیں......... اللہ پاک اور اُس کے پیارے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایسی باتوں سے ناراض ہوتے ہیں......... جتنا زیادہ ہوسکے مسجد شریف کا ادب واحترام کریں۔

پیارے بچو! اپنے گھر میں بھی اچھے طریقے سے رہنا چاہیے......... مگر جب کسی اور کے گھر جائیں تو وہاں کسی قسم کی شرارت نہ کریں......... دوسروں کے گھر کی چیزوں کو نہ چھیڑیں......... اُچھل کود سے گریز کریں......... اُن کے گھر کے بچوں سے لڑائی جھگڑا ہر گز نہ کریں......... اُن کے کھلونوں سے نہ کھیلیں......... اگر آپ کسی کے گھر جاکر شرارتیں کریں گے......... وہاں کوئی نقصان کر دیں گے......... کوئی چیز یا کھلونا توڑ دیں گے تو وہ آپ کو گندہ بچہ سمجھیں گے اور شرارتی بچہ کہیں گے......... اور آپ کے امّی ابّو کے بارے میں غلط سوچیں گے......... لہٰذا جب کسی کے ہاں جائیں / کسی شاپ (دُکان) پر جائیں تو چیزوں کو چھیڑنے سے بچیں اور کسی قسم کی شرارت وحرکت نہ کریں۔

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سُنّتیں سیکھنے سکھانے کے لیے عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ کم از کم تین دن مَدَنی قافلے میں سَفَر کیجئے ❁ روزانہ اپنے اَعمال کا جائزہ لے کر **"نیک اَعمال"** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے شعبۂ اِصلاحِ اَعمال کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مَقْصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"

اِنْ شَآءَاللہُ الکریم۔ اپنی اصلاح کے لیے رسالہ: نیک اَعمال کے مُطابق عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے سُنّتیں سیکھنے سکھانے کے **"مَدَنی قافلوں"** میں سَفَر کرنا ہے، اِنْ شَآءَاللہُ الکریم۔

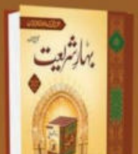

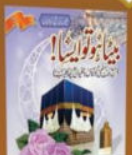

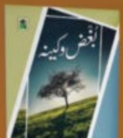

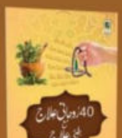

شب و روز For More Updates
news.dawateislami.net

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net